

ہندوستان میں اطلاعاتی ٹکنالوجی کی کامیابی

لورڈ اکیز لائبری

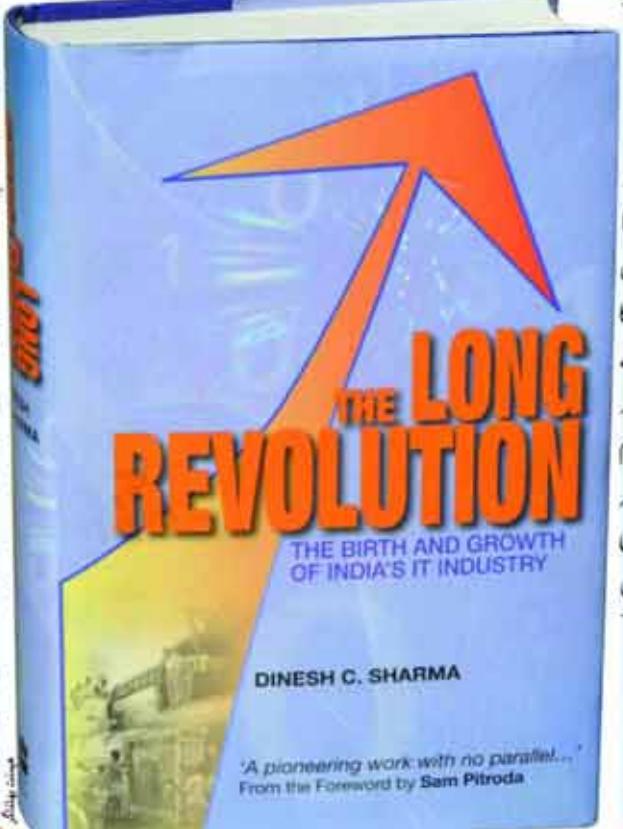
کہتا ہے کہ "یہ برا کمیک ٹرائیک چار ڈبیو نگ ٹین ایم پر ۱۱ مئی ۱۹۶۳ کی صبح بھی پہنچا۔" کنٹرول ڈینا نے اس کمپیور ایک ٹبلیٹ اور ارکی رعایت دی تھی اور امریکی ایجنٹی برائے ٹین الاؤ ای ترقی نے مزید ۵.۱ ٹبلیٹ اور ارکی گرفت دی تھی اس طرح اس کمپیوٹر کی قیمت ادا ہوئی تھی۔

ہندوستان میں کمپیوٹر ترقی اور فروغ کا سہرا، جا طور پر تمہروں کے سر باندھا گیا ہے۔ شرمنے یہ بھی لکھا ہے کہ کس طرح وزیر اعظم نے آئی بی ایم ٹرینگ کاں کے پہلے فارٹن کو خوش خوشی سرٹیکٹ قسم کے تھے اور اپنے انتقال سے کئی میئن پبلک اسٹاد ٹائم کرنے کا یہ سلسلہ جاری رکھا تھا۔ تاہم شرمنے لکھا ہے کہ اندر ایشی میوت آف نکنا لوچی کے قیام کا خیال ہندوستان کے آزاد ہونے سے پہلے ہی ڈین میں اکشافات کا عامل بھی۔ ایسی غیر مصدقہ روپیں موجود ہیں کہ نمبر نے ۱۹۵۶ء میں ایک آئی بی ایم پلاٹ کا معاون کیا تھا یعنی ٹین کا اکشاف کیا ہے کہ آئی بی ایم اور کسی کلیدی ہندوستانی پالیسی ساز کے درمیان پہلا بظاہر اعلیٰ ٹبلیٹ رابطہ جوں ۱۹۵۹ء میں وقوع ہوا جب بھاجانے ہیں سے زیرِ حکم کی پرواز کے دوران آئی بی ایم کے ریزرو ڈائرکٹر ای آر پی ٹری کے ساتھ چڑیا رے میں بات چیت کی۔ شرما کو ایسی ہماری تجربہ رسانی حاصل ہوئی جو داروں، حکومت اور افراد کے پاس تھے اور انہوں نے اپنارخ امریکی طرف کیا۔ وہ اپنی قیادت میں ایک وفد کے کرامہ کے پیش۔ اس وفد کا مقصد مشینی اور ہر مندرجہ کو تلاش کرنا تھا۔ انہوں نے "سرکاری منصوبوں میں کہ تینی ولی اخراجی کا قیمت معلومات حاصل کیں۔ اس سے فائدہ قاری کو ہو رہا ہے۔

شہر میں آئی بی ایم کی تاریخ کا مکمل متوازن اور علمی جائزہ پیش کیا ہے۔ انہوں نے اس امر کی کمپنی کی زیادہ سے زیادہ منافع ہونے کی خواہش اور ہندوستان کی اپنے غیر ملکی کرنٹی ذخیرے کے محفوظ رکھنے اور جو کبیڑی صحت تیار کرنے کی خواہش کے درمیان بکرا اپر بیگی روشنی دالی ہے۔ انہوں نے اس سلسلے کے رہا بھت کے بارے میں بہت سے مفروضات کو توڑا ہے اور ثابت کیا ہے کہ ایسے سمجھوتے کا امکان تھا جس کی بنیاد پر آئی بی ایم ہندوستان میں روچائی اور حکومت کو بھی وہ بہت پکج دے سکتی ہے حکومت ہندو قوم کے بہترین مفاد میں ضروری بھی تھی۔ شہر اگر ایسا رذیافت صفائی ہیں تو ایسے ہی نہیں ہیں۔ ۲۰۰ میں ان کو بیٹھل کوئل فارسائیں ایڈ کیونی کشن نے سانحی تحریر پر قومی ایوارڈ سے نواز اتھا۔ انہوں نے بڑی عمدگی کے ساتھ یہ دکھایا ہے کہ کس طرح مختلف دنیاوی نظریات، بخشیات اور توقعات ہر فریق کو ایسے اقدام پر مجبور کرتے ہیں جن کو وقت گزر

جانے کے بعد خالق کی روتی میں محل طور پر سمجھا جاتا ہے۔ شرما نے ہندوستان میں آئی تی ایم کے ابتدائی پنجوں برس رینج کی وجہ سے قوم کو حاصل ہونے والے فائدکا

The book cover features a blue background with a large orange diagonal graphic element. The title 'THE LONG REVOLUTION' is written in large, bold, orange letters. Below it, in smaller blue letters, is 'THE BIRTH AND GROWTH OF INDIA'S IT INDUSTRY'. At the bottom left, the author's name 'RAKESH KAPOOR' is visible. The overall design is modern and professional.



دی لوونگ ریوولوشن
دی برته ایدنگ گروته آف انڈیا
آنی ٹھی انڈسٹری
از دنیش سی شرما
هاربر کولنس پبلیشورز انڈیا
۰۰۹

دنیش ای شرمنے اپنی اس کتاب میں ہندوستان میں اطلاعاتی تکنالوژی کی صنعت کی تاریخ کی عرق ریزی سے تحقیق کے بعد اخذ کردہ تاریخ ملکے سے لکھے ہیں۔ اس کتاب میں اس بات کی توجیہ موجود ہے کہ کوئی بھی شخص یہ فرض نہ کرے کہ ایسا کوئی حاس کے سامنے آجی سکتا ہے جب یہ مظہراتے ہے وقت کیلئے ساکن ہو جائے کہ اس کی جانچ درجہ بندی، سمت نمائی اور جیش قیاسی کی جانبے۔ پیاس یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ”جس وقت یہ کتاب پر لیں پہنچی جا رہی تھی اس وقت تک کیا یہ فرسودہ نہیں ہو گئی تھی؟“ پیاس اس کا جواب اپنی میں ہے۔ یہ صرف اس لئے نہیں کہ نہیں شرما کو کہانی سامنے کا ہٹرا آتا ہے بلکہ اس لئے بھی کہ انہوں نے ایک ایسے مضمون کو، جسے زیادہ تر لوگ حکل کہتے ہیں، ایک جس مذاق کے ساتھ، ایک احساس مجم جو کچھ تجسس قابضہ کر دیا ہے، عیوب دار ہی وہی تصویر کی کی ہے، یہ بتایا ہے کہ نہیں درست ہونے کے باوجود انسانی نرم اور صرف سیدھی سادی غلطیوں کی وجہ سے زیادہ اخلاقی سبق ہیں۔ ان کی کہانی ہو گئے۔ شرما کی کہانی میں، کسی بھی یعنی ذرائعے کی طرح، ایک سے زیادہ اخلاقی سبق ہیں۔ اس کی کہانی ہمیں اس ضرب امثلہ کی یادو لاتی ہے کہ ”جو لوگ تاریخ سے کوئی سبق نہیں سکتے وہ ختم ہو جاتے ہیں۔“

شہزادی کی کتاب نصیرت احمد کے مطابق اس کی تحریر میں اسی لیبارٹریوں میں آتے جاتے رہے تھے جہاں کمپیوٹروں کا باعث ہے بلکہ ماہرین نفیسیات اور ماہرین شماریات کے علاوہ سماجی اور سیاسی علوم کے طبق کیلئے بھی اس میں دلچسپی کا سامان ہے۔ اس کی تحریر میں روشن خیالی ہے۔ انہوں نے بندوستان میں اہل تعلیم کے نظام کا بڑی ہو شیاری سے جائزہ لیا ہے اور اس پر نگاہ دوڑائی ہے کہ اس نظام کو کیسے فروع دیا جائے تاکہ اس سے ملک میں ایسے فارغین پیدا ہو سکیں جو نئے صرف اداروں جاتی تھیں اور قومی ترقی کیلئے کام کر سکیں بلکہ بڑی ہوئی آبادی کیلئے روزگار کے موقع فراہم کرنے کی اہل تجارت اور تجیی صنعتوں کی قیادت کے لائق بھی ہوں۔

شہزادی اس کا لکھنگیز تجویز کیا کہ بندوستان میں انہوں نے اسی نیئت آف کلنلوگی (آئی آئی) کے مطابق اس کی تحریر میں اسی لیبارٹریوں کی تحریر کیا ہے اور پر گرامنٹک میتوں نے بھی اسی نیئت آف کلنلوگی (آئی آئی) کے مطابق اس کی تحریر میں اسی لیبارٹریوں کی تحریر کیا ہے اور پر گرامنٹک میتوں نے بھی

ہندوستان کے بڑے پیارے کے پہلے سمجھنل پریورٹک سٹم کے انتخاب اور حصول میں ایک کروار جھیا۔ جما جاتے ایلی نواے ایب اور دیگر امریکی اداروں میں کام کرنے والے اپنے چار طالبائیں پر مشتمل ایک کمٹی ہادی جس کے وہ سفارشات پیش کرنے کا کام سونپا۔ ان لوگوں نے پورے امریکہ میں گھوم گھوم فیض پر چکر اور حقیقی کی سہولتوں کا معافی کیا اور خیال پاں، منیوٹا کے کنڑوں کا ڈانٹا کار روریشن کے تیار کردہ ہی ڈی سی ۳۶۰۰ کا انتخاب کیا۔ شرما

